فقہ القرآن

بسم الله الرحمن الرحیم

ولئن سالتهم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل اباللّٰہ وآیاتہ ورسولہ کنتم تستھزؤن ﴿التوبۃ ۶۵﴾

ترجمہ: اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے۔
تم کہو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو۔

اس آیت مبارکہ سے حسب ذیل شرعی مسائل معلوم ہوتے ہیں۔

☆ کسی دوسرے کو حقیر جاننا اس کے عیوب کو ہنسی کے طور پر ذکر کرنا، خواہ زبان سے ہو یا فعل سے، یا اشارہ سے، یہ استہزا ہے۔ شریعت کے کسی حکم کے ساتھ استہزا کفر ہے۔

☆۔ اللہ تعالیٰ عز اسمہ کے اسماء حسنیٰ میں سے کسی اسم کا تمسخر اڑایا، اس کے حکموں میں سے کسی حکم کا تمسخر اڑایا، یا کہا کہ کاش کوئی نبی نہ آتا تاکہ احکامِ شریعت نہ ہوتے، ایسا استخفاف کے قصد سے ہو یا عداوت کے قصد سے، یا بلند جگہ پر مانند مفتی یا قاضی کے بیٹھے اور اس کے گرد لوگ جمع ہوں وہ اس سے مسائل دریافت کریں اور اس پر ہنسی کریں اور اسے تکیہ ماریں، یا کلمہ کفر کو ہلکا جان کر کہنا، اگرچہ اس کا اعتقاد نہ کرے، ان سب صورتوں میں وہ کافر ہو جائے گا۔

☆ رسول اللہ ﷺ کی ذات قدسی صفات میں طعن کرنا یا آپ کو ایذا دینا کفر ہے۔

☆ باطل کلام سے رکنا فرض ہے۔

☆ حدیث شریف میں ہے، تین آدمیوں کے حق کو صرف منافق ہی کم سمجھتا ہے، سفید ریش مسلمان علم دین والا، انصاف کرنے والا حاکم۔

(احکام القرآن جلد چہارم، علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری مدظلہم)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا